السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہم ایک ایسی بستی میں رہتے ہیں جہاں کے لوگ ایک عرصہ سے سنت نبوی پر عمل پیرا ہیں ۔ اس بستیل میں عمل بالسنہ کی پابندی اللہ کے فضل سے ہمارے بزرگوں کی کوششوں سے ہوئی ۔ میں بھی ان میں سے بعض کے ساتھ رہا ہوں تو اللہ نے مجھے بھی ہدایت بخشی کہ میں دینی تعلیمات پر عمل کرنے لگا ۔ اللہ کا شکر ہے کہ اس بستی میں سنت پر عمل ہوتا ہے اور یہ عمل بھی اس کا احسان ہے کہ اس کام کو جاری کرنے کی اللہ تعالیٰ نے مجھے توفیق دے ہے ۔ چنانچہ میں حسب توفیق دی دعوت و تبلیغ کا کام کرتا ہوں اور میں ۱۹۷۷ء سے اسی بستی میں نماز پڑھاتا ہوں ۔ مصر کے حالیہ واقعات کے بعد وزارت اوقات نے ہمارے گاؤں کی مسجد میں ایک خطیب بھیج دیا اس خطیب نے پہلے تو یہی کیا میں اسی طریقے پر کاربند ہوں گا جس پر آپ عمل پیرا ہیں ۔ لیکن جب مسجد میں اس کے قدم جم گئے تو اس نے کہا : ہم چاہتے ہیں کہ جمعہ کی نماز سے پہلے مسجد میں ریڈیو رکھیں اور اس سے تلاوتل سنیں ، جس طرح مصر کی دیگر مساجد میں رواج ہے اور ظاہر ہے کہ شیطان کے پیروکار تو بہت ہوتے ہیں ، انہوں نے اس کی تائید کیا ور واقعی نماز سے پہلے لاؤڈ سپیکر پر ریڈیو لگا دیا ۔ میں سے انہیں اس کام سے منع کرنے کی کوشش کی اور دلائل سے انہیں سمجھانے کی کوشش کی کہ جہاں لوگ نماز پڑھ رہے ہوں وہاں بلند آواز سے تلاوت کرنا جائز نہیں اور یہ کام سنت کو ختم کر کے بدعت جاری کرنے کے مترادف ہے ۔ اس نے کہا : 'اگر منع ہے تو مصر کی دوسری مسجدوں میں کیوں ہوتا ہے ؟ پھر بدعتوں کا معاملہ یہاں تک پہنچ یا کہ انہوں نے جمعہ کے دن نمازوں کے سامنے چارپائی پر میت رکھی اور نماز جمعہ کی ادائیگی کے دوران میت ہمارے سامنے رہی ، پھر ہم نے اس کی نماز جنازہ ادا کی میں نے جمعہ سے پہلے اس کام سے منع کرنے کی کوشش کی ، کیونکہ یہ کام شریعت کے مطابق نہیں ، لیکن اس نے ماننے سے انکار کر دیا اور کہا : ''یہ امام مالک کی رائے ہے اور یہ عبرت کے لیے ہے ۔'' میں نے کہا : امام مالک أ کے نزدیک تو نماز جنازہ مسجد میں ادا کرنا ویسے ہی جائز نہیں ۔ لیکن وہ اپنی رائے پر قائم رہا اور میری رائے تسلیم نہیکی ۔ حقیقت یہ ہے کہ اس امام کے آنے سے بستی میں بدعتوں کا دروازہ کھل گیا ہے اور ابھی معلوم نہیں کتنی بدعتیں سامنے آئیں گی ، تو اب میں کیا کروں ؟ گاؤں میں ایسا افراد بھی موجود ہیں جو سنت پر عمل کرنا اور بدعت سے بچنا چاہتے ہیں ، لیکن پورے گاؤں میں کوئی اور کوئی مسجد بھ نہیں ہے ۔ تو کیا میں گاؤں چھوڑ جاؤں اور سکندریہ کے شہر کی کسی مسجد میں نماز پڑھا کروں جہاں لوگ سنت پر قائم ہوں ؟ اگر میں ایسا کروں گا تو یہاں بدعتوں میں اور اضافہ ہوگا ۔ بعض افراد ایسے ہیں جو سنت پر عمل کرنا چاہتے ہیں ۔ لیکن وہ سفر کر کے سنت پر عمل کرنے والے والوں کی کسی مسجد میں نہیں جاسکتے ۔ کیونکہ دیہات میں اس قسم کے افراد کم ہیں ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

۱۔ جمعہ کے دن میں مسجد میں امام کے آنے سے پہلیل بلند آواز سے قرآن مجید نشر کرنے کے لیے ریڈیو وغیرہ رکھنا جائز نہیں ۔

۲۔ علماء کے دو اقوال میں سے راجح قول یہی ہے کہ مسجد میں جنازہ کی نماز ادا کرنا جائز ہے کیونکہ اس کے جواز کی دلیل موجود ہے ۔ لیکن فرض نماز ادا کرتے ہوئے میت ان کے سامنے نہیں رکھی جانی چاہئے ۔ سلام پھیرنے کے بعد نماز جنازہ ادا کرنے کے لیے میت سامنے قبلہ کی طرف رکھی جائے ۔

۳۔ مذکورہ بالا غلطیوں کی وجہ سے آپ اس امام کے پیچھے نماز پڑھنا ل ترک نہ کریں بلکہ اسے مسلسل نصیحت کرتے رہیں اور دلائل کے ساتھ سنت واضح کرتے رہیں ۔ حکمت ، اچھے انداز سے نصیحت اور بہترین انداز سے بحث مباحثہ کا اصول پیش نظر رکھیں ۔ امید ہے اللہ تعالیٰ اسے ہدایت نصیب فرمادے گا اور آپ کی دعا قبول فرمائے گا ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ دارالسلام

ج 1

محدث فتویٰ